ٹھنڈا یا گرم چیک کرنے کے لیے پانی میں ہاتھ ڈالا تو پانی مستعمل ہو جائے گا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-638

تاریخ اجراء: 15 رجب المرجب 1446ھ / 16 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر مرد یا عورت میں سے کسی نے صرف پانی چیک کرنے کی لیے کہ پانی ٹھنڈا ہے یا گرم، پانی میں ہاتھ ڈالا تو پانی مستعمل ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جواب سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ پانی یا تو عضو سے حدث (یعنی حکمی ناپاکی) کو دور کرنے کے سبب مستعمل ہوتا ہے، یا قُربت یعنی ثواب کی نیت سے استعمال کرنے کے سبب مستعمل ہوتا ہے، جس صورت میں نہ عضو سے حدث کا دور ہونا پایا جائے اور نہ ہی قربت کی نیت ہو، تو وہاں پانی بھی مستعمل نہیں ہوتا۔ پھر قربت کے لیے استعمال میں تو قربت کی نیت ہونا ضروری ہوتا ہے، مگر حدث کے دور ہونے کے لیے نیت شرط نہیں ہوتی، لہٰذا بغیر نیت کے بھی حدث دور ہو جاتا ہے۔ اب سوال کا جواب یہ ہے کہ:

(۱) مرد و عورت میں سے جو بھی بے وضو، یا غسل فرض ہونے کی حالت میں اپنا بے دُھلا ہاتھ قلیل پانی (جیسے بالٹی، ٹب یا لوٹے وغیرہ) میں پانی کو چیک کرنے کے لیے ڈالے کہ پانی ٹھنڈا ہے یا گرم، تو اس سے پانی ضرور مستعمل ہو جائے گا، کیونکہ حدث دور ہونے کیلئے نیت ضروری نہیں، لہٰذا پانی کے گرم یا ٹھنڈا ہونے کو جاننے کے لیے بھی پانی میں ہاتھ ڈالنے سے اُس ہاتھ سے خود بخود حدث کا دور ہونا پایا جائے گا، لہٰذا پانی مستعمل ہو جائے گا۔

(۲) اور جو ایسا ہو کہ اس پر غسل فرض نہ ہو اور با وضو بھی ہو اور اب وہ پانی کو چیک کرنے کی نیت سے پانی میں ہاتھ ڈالے، یا ہاتھ پہلے پانی سے دھو لیا ہو اور پھر حدث لاحق ہونے سے پہلے پہلے پانی کے گرم یا ٹھنڈے ہونے کو معلوم کرنے کے لیے اس میں ہاتھ ڈالے تو پانی مستعمل نہیں ہو گا کہ گرم ٹھنڈا معلوم کرنا کوئی قربت نہیں۔

مستعمل پانی کیا ہوتا ہے، اس کے متعلق تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "ماء (استعمل ل) اجل (قربة) أي ثواب۔۔۔(أو) لا جل (رفع حدث)" ترجمہ: (مائے مستعمل سے مراد وہ پانی ہے) جس کو نیکی یعنی ثواب کے حصول کیلئے، یا حدث کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔ (تنویر الابصار مع در المختار، جلد 1، کتاب الطهارة، صفحه 385، دار المعرفة، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "مائے مستعمل وہ قلیل پانی ہے جس نے یا تو تطہیر نجاست حکمیہ سے کسی واجب کو ساقط کیا، یعنی انسان کے کسی ایسے پارہ جسم کو مس (ٹچ) کیا جس کی تطہیر وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی، یا ظاہر بدن پر اُس کا استعمال خود کار ثواب تھا اور استعمال کرنے والے نے اپنے بدن پر اُسی امر ثواب کی نیت سے استعمال کیا اور یوں اسقاط واجب تطہیر یا اقامت قربت کر کے عضو سے جُدا ہوا اگرچہ ہنوز کسی جگہ مستقر نہ ہوا بلکہ روانی میں ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 2، صفحہ 43، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بے وضو یا بے غسلے شخص نے پانی کے ٹھنڈا یا گرم ہونے کو جاننے کے لئے بے دُھلا ہاتھ پانی میں ڈالا تو پانی مستعمل ہو جائے گا، جیسا کہ پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے اس میں ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "إذا أدخل المحدث أو الجنب أو الحائض التي طهرت يده۔۔۔في الإناء أو رجله للتبرد فإنه يصير مستعملا" ترجمہ: جب بے وضو یا جنبی شخص یا حائضہ عورت جو حیض سے پاک ہو چکی ہو، اپنا ہاتھ یا پاؤں برتن میں ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے داخل کر دے تو پانی مستعمل ہو جائے گا۔ (الفتاوى الهندية، جلد 1، صفحه 22، دار الفكر، بيروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "مُحدث نے تمام یا بعض اعضائے وضو دھوئے اگرچہ بے نیت وضو محض ٹھنڈ یا میل وغیرہ جُدا کرنے کے لیے یا اُس نے اصلا کوئی فعل نہ کیا، نہ اُس کا قصد تھا بلکہ کسی دوسرے نے اُس پر پانی ڈال دیا جو اُس کے کسی ایسے عضو پر گزرا جس کا وضو یا غسل میں پاک کرنا ہنوز اس پر فرض تھا مثلاً محدث کے ہاتھ یا جُنب کی پیٹھ پر تو ان سب صورتوں میں شکل اول کے سبب پانی مستعمل ہو گیا کہ اس نے محل نجاست حکمیہ سے مس کر کے اُتنے ٹکڑے کی تطہیر واجب کو ذمہ مکلف سے ساقط کر دیا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 2، صفحہ 43، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حدث کے دور ہونے سے پانی کے مستعمل ہونے کیلئے حدث دور کرنے کی نیت شرط نہیں، بغیر نیت بھی خود بخود حدث دور ہونے سے مستعمل ہو جائے گا، چنانچہ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی امجدیہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "پانی کے مستعمل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک وضو یا غسل میں نیت شرط نہیں، لہذا جس

حصہ بدن کے ساتھ حدث کا تعلق ہے، وہ جب پانی سے ملاقی ہوگا (یعنی ملے گا)، تو اتنے سے حدث مُرتفع (یعنی دور) ہو جائے گا اور جب اس پانی نے رفع حدث کیا تو مستعمل ہو گیا کہ مستعمل ہونے کے لئے نیت رفع حدث (یعنی حکمی ناپاکی دور کرنے کی نیت) شرط نہیں۔" (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ14، مکتبہ رضویہ، کراچی)

باغسل اور باوضو شخص نے یا جس کا ہاتھ دُھلا ہوا ہو اور وہ پانی کو چیک کرنے کیلئے ہاتھ ڈالے، تو چونکہ نہ حدث کا دور ہونا ہوگا اور نہ یہ قربت ہوگی، لہذا پانی مستعمل نہیں ہوگا، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "باوضو آدمی نے اعضاء ٹھنڈے کرنے یا میل دھونے کو وضو، بے نیتِ وضو علی الوضو کیا، پانی مستعمل نہ ہوگا کہ اب نہ اسقاطِ واجب ہے نہ اقامتِ قربت۔۔(اسی طرح) باوضو نے کھانا کھانے کو یا کھانے سے بعد یا ویسے ہی ہاتھ منہ صاف کرنے کو ہاتھ دھوئے کُلّی کی اور ادائے سنّت کی نیت نہ تھی مستعمل نہ ہوگا کہ حدث و قربت نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ45، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

بہارِ شریعت میں ہے: "اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ (قلیل پانی میں) پڑ جائے تو حَرَج نہیں (یعنی پانی مستعمل نہیں ہوگا)۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ333، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net